

خواجہ محمد خاں اسد، احوال و آثار  
مُرثیہ: راشد علی زنی

سنة اشاعت: ۱۹۹۳ء  
ناشر: اسد اکڈیمی حضرو، املک  
مُبتر: سید جاوید اقبال

اس کتاب میں خواجہ محمد خاں اسد (۵ دسمبر ۱۸۷۴ء - ۲۱ دسمبر ۱۹۸۰ء کے) سے متعلق تعریت و تاریق مصنایں، منظوم تحسین، انتخابِ کلام، نہیٰ مصنایں سے انتخاب اور مشاہیر کے خطوط (پنام خواجہ محمد خاں اسد) شامل ہیں۔

خواجہ محمد خاں اسد صلح املک کے علاقے پنجاب کے مرکزی شہر ضرد کے رہنے والے تھے انہیں علم اور ارباب علم سے عشق تھا۔ وہ شایست دین دار مسلمان اور تحریک پاکستان کے پُر خلوص غازی تھے۔ انہوں نے علم کی جستجو میں ہندوستان اور پاکستان کے متعدد شہروں پر سفر بھی اختیار کیا اور بست سے علماء و فضلا سے فہیں حاصل کیا۔ ان میں سید سلیمان ندوی، مولانا غلام رسول اور مولانا ظفر علی خاں نایاں ہیں۔

خواجہ محمد خاں اسد نے سید سلیمان ندوی کی خواہش پر حضرو میں کتب خانے کی بنیاد رکھی تھی۔ بعد ازاں مولانا غلام رسول مرنے اس کا نام "میرا کتب خانہ" تجویز کیا۔ خواجہ محمد خاں اسد کو نظم و نثر دونوں پر یکساں قدرت حاصل تھی، اس کے علاوہ تاریخ سے انہیں خصوصی شفف تھا۔ اور نگ زیب عالم گیر" اور "علی زینیان پنجھ" سے متعلق ان کے قابل ذکر مصنایں رسائل و بہراند میں شائع ہو چکے ہیں۔ شاعری میں وہ اسد تخلص کرتے تھے جو مولانا ظفر علی خاں کا تجویز کردہ تھا۔ ان کا ٹیکلیتی یا ٹیکلیتی کام بست زیادہ نہیں ہے جس کی بنا پر وہ ادب میں حوالہ بن سکیں لیکن کتاب دوستی کی بنیاد پر وہ تاریخ کا حصہ ضرور ہوں گے۔ اس کتاب دوستی نے خواجہ محمد خاں اسد کو اتنا معتبر کیا کہ بر تغیر کے نامور مُعْتَصِّمین سے ان کے دیرینہ تعلقات قائم ہو گئے تھے۔ کتابیں جمع کرنے اور مطالعے کا شوق انہیں جنون کی حد تک تھا۔ ان کی ذہنی تربیت میں سید سلیمان ندوی، مولانا غلام رسول اور مولانا ظفر علی خاں کا بڑا حصہ ہے۔ انہوں نے ڈیڑھ سال کا عرصہ دار المصنفین اعظم گزہ میں بھی گزارا اور وہاں کارنگ ایسا چڑھا کہ عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ گمرا ہوتا گیا۔